

# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 9 نومبر 1964

ایڈیشنل انکم ٹیکس آفیسر، کٹیپا

بنام

اے تھیمیا و دیگر اراں

[کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹسز]

انکم ٹیکس ایکٹ (گیارہواں، سال 1922)، دفعہ 25-A(1) اور (2)-دائرہ کار۔

جب ایک ہندو غیر منقسم خاندان، جس کے جواب دہندگان رکن تھے، کے انکم ٹیکس کا تخمینہ لگانے کی کارروائی زیر التوا تھی، لیکن خاندان میں تقسیم تھی اور اس کے نتیجے میں انکم ٹیکس ایکٹ (11، سال 1922) کی دفعہ 25-A(1) کے تحت تقسیم کو تسلیم کرنے کا دعویٰ انکم ٹیکس افسر کے سامنے کیا گیا تھا۔ تاہم افسر نے ٹیکس کا اندازہ اس طرح لگایا جیسے کوئی تقسیم نہیں ہوئی تھی اور تشخیص کا حکم جاری ہونے کے بعد، تقسیم کو تسلیم کرتے ہوئے ایک حکم جاری کیا۔ افسر کے ذریعہ مقرر کردہ ٹیکس کی رقم پر اپیل اور ٹریبونل کے سامنے سوالات اٹھائے گئے لیکن کامیابی نہیں ملی۔ چونکہ واجب الادا ٹیکس بقایا تھا، اس لئے افسر نے ایکٹ کی دفعہ 46(5) کا سہارا لیتے ہوئے مدعا علیہان کے ذریعہ حاصل کردہ معاوضے کو ایک فرم کے ملازمین کے طور پر منسلک کرنے کی کوشش کی۔ مدعا علیہان نے دفعہ 46(5) کے تحت انکم ٹیکس افسر کے حکم کو ایک رٹ پٹیشن کے ذریعہ چیلنج کیا جسے ہائی کورٹ نے اس بنیاد پر منظور کیا تھا کہ انکم ٹیکس افسر دفعہ 25-A(2) کے تحت ٹیکس کی ذمہ داری کو تقسیم کیے بغیر ٹیکس جمع کرنے کے لئے آگے نہیں بڑھ سکتا ہے۔ سپریم کورٹ میں اپیل میں،

حکم ہوا کہ: حالانکہ ہائی کورٹ نے یہ کہنے میں غلطی کی تھی کہ جانچ کا جو حکم حتمی ہو گیا ہے، اسے انکم ٹیکس افسر کی طرف سے دفعہ 25-A(2) کے تحت دوبارہ کھولنے کا

ذمہ دار ہے، جب اس نے تخمینہ کے حکم کے بعد دفعہ 25-A(1) کے تحت حکم جاری کیا تھا، لیکن اپیل کو خارج کر دیا جانا چاہئے کیونکہ، جب تک ہندو غیر منقسم خاندان کا اندازہ تھا، ٹیکس کی ادائیگی کی ذمہ داری خاندان کی جائیداد پر تھی اور ارکان پر کوئی ذاتی ذمہ داری نہیں تھی۔ [97 E-F, H]

اس دفعہ کی اسکیم یہ ہے کہ ایک ہندو غیر منقسم خاندان کو اس کی آمدنی کے لحاظ سے جانچا جاتا ہے گا، اس حیثیت میں اس کے ارکان کے درمیان جائیداد کی تقسیم کے ساتھ نہیں۔ اگر تخمینہ لگانے کے وقت یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ تقسیم ہوئی ہے، تو انکم ٹیکس افسر کو خاندان کے تمام ارکان کو نوٹس دینے کے بعد جانچ کرنی چاہئے اور یہ حکم دینا چاہئے کہ اگر وہ اتنا مطمئن ہے تو خاندانی جائیداد کو مخصوص حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ قانون کے مطابق وہ غیر منقسم خاندان کی آمدنی کا تخمینہ اس طرح لگاتے ہیں جیسے کوئی تقسیم نہ ہوئی ہو اور پھر ہر رکن یا ارکان کے گروہ کو دی گئی خاندانی جائیداد کے حصے کے مطابق ٹیکس کی ذمہ داری تفویض کی جائے۔ ایسی صورت میں خاندان کے ارکان دفعہ کی ذیلی دفعہ (2) کی شرط کے تحت مشترکہ طور پر اور ٹیکس کی پوری رقم کے لئے ذمہ دار ہیں۔ تقسیم ریکارڈ کرنے کا کوئی دعویٰ نہیں کیا جاتا ہے، یا اگر کوئی دعویٰ کیا جاتا ہے اور اس کی اجازت نہیں دی جاتی ہے، یا اس دعوے پر افسر کی طرف سے غور نہیں کیا جاتا ہے، تو تشخیص اس طرح جاری رہے گی جیسے کوئی تقسیم نہیں ہوئی ہے، اور جب تک غیر منقسم خاندان کی آمدنی پر تخمینہ لگایا جاتا ہے، ٹیکس کو پورا کرنے کی ذمہ داری خاندان کی جائیداد تک محدود ہونی چاہئے۔ [96 B-F]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 1019-1020، سال 1963۔  
آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے 3 اگست 1961 کے فیصلے اور احکامات کے خلاف رٹ  
اپیل نمبر 49 اور 50، سال 1960 میں اپیلیں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سالیسٹر جنرل ایس وی گپتے، این ڈی کارخانیں اور آراین  
سچتھی (دونوں اپیلوں میں)۔

مدعا علیہ کی طرف سے این راج گوپال شاستری، آر گوپال کرشنن، اے رام چندرن (دونوں اپیلوں میں)۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس شاہ نے سنایا،

شاہ، جسٹس۔ کرشنپا اور ان کے دو بیٹے تھیمایا اور وینکٹنار سونے ایک ہندو غیر منقسم خاندان تشکیل دیا۔ انہوں نے کرشنپا اینڈ سنز کے نام اور انداز میں کان کنی کا کاروبار کیا۔ 1946 میں اس خاندان کو درہم برہم کر دیا گیا تھا، اور اس کی تمام جائیدادیں خاندان کے ارکان میں تقسیم کر دی گئیں۔ کرشنپا اینڈ سنز کا کاروبار ایک فرم نے سنبھال لیا تھا جس کے شراکت دار کرشنپا اور ان کے دو بیٹے تھے۔ 21 مئی 1947 کو کرشنپا سبسیسٹوس اینڈ بیرٹس (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے نام سے ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی نے 2,04,000 روپے میں فرم کا کاروبار سنبھال لیا۔ تھیمایا نے کمپنی کے تحت کان کنی سپرنٹنڈنٹ کے طور پر 400 روپے ماہانہ تنخواہ پر اور وینکٹنار سو کو 500 روپے ماہانہ تنخواہ پر جنرل منیجر کے طور پر ملازمت حاصل کی۔ 1941-42، 1942-43، 1944-45، 1945-46 اور 1946-47 کے لئے ہندو غیر منقسم خاندان کی طرف سے واجب الادا ٹیکس کی جانچ کی کارروائی اس وقت زیر التوا تھی جب ہندو غیر منقسم خاندان میں خلل پڑا تھا۔ 20 مئی 1946 کو وینکٹنار سونے کڈپا کے ایڈیشنل انکم ٹیکس افسر کے سامنے دعویٰ کیا کہ ہندو غیر منقسم خاندان کی جائیداد کو مخصوص حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ریکارڈ سے ظاہر نہ ہونے کی وجوہات کی بنا پر یہ دعویٰ 30 جون 1952 تک نمٹایا نہیں گیا۔ دریں اثنا انکم ٹیکس افسر نے 30 ستمبر 1948 سے 30 نومبر 1950 کے درمیان مختلف تاریخوں پر پانچ سال کے لئے تخمینہ لگایا، جس کے نتیجے میں پانچ سالوں کے لئے مجموعی طور پر 65,750 روپے کی ٹیکس ذمہ داری تھی۔ تشخیص کے احکامات کے خلاف اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر اور انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل میں اپیلیں ناکام ثابت ہوئیں۔ یہ عام بات ہے کہ اپیلوں میں یہ دلیل نہیں دی گئی تھی کہ 1946 میں خاندان کو متاثر کیے بغیر جانچ کے احکامات جاری کرتے وقت انکم ٹیکس افسر نے غیر قانونی طور پر کام کیا تھا۔

30 جون 1952 کو انکم ٹیکس آفیسر اسپیشل سرکل مدراس نے دفعہ 25-A ریکارڈنگ کے تحت حکم جاری کیا کہ کرشنا اور ان کے بیٹوں کے ہندو غیر منقسم خاندان کی جائیداد 2 نومبر 1946 کو تقسیم کی گئی تھی۔ چونکہ واجب الادا ٹیکس ادا نہیں کیا گیا تھا اس لئے انکم ٹیکس افسر نے 25 جون 1958 کو انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 46(5) کے تحت ایک حکم جاری کیا جس میں بیجنگ ڈائریکٹر سے کہا گیا کہ وہ ناہندگان تھیمیا اور وینکٹنار سو کو ادا کی جانے والی تنخواہوں سے واجب الادا ٹیکس کی رقم کور وکیں اور اسے حکومت ہند کے کریڈٹ پر ظاہر کریں۔

اس کے بعد تھیمیا اور وینکٹنار سونے حیدرآباد میں آندھرا پردیش ہائی کورٹ میں آئین کی دفعہ 226 کے تحت عرضیاں دائر کیں، جس میں درخواست کی گئی کہ دفعہ 46(5) کے تحت انکم ٹیکس افسر کے 25 جون، 1958 کے حکم کو منسوخ کرتے ہوئے سرٹیفکیٹ یا دیگر مناسب رٹ جاری کی جائیں۔ انہوں نے اپنی عرضیوں کی بنیاد دو بنیادوں پر رکھی: (i) جب انکم ٹیکس افسر نے دفعہ 25-A(1) کے تحت 30 جون 1952 کو ایک حکم ریکارڈ کیا، جس میں خاندان نے "2 نومبر، 1946 سے" خلل ڈال دیا تھا، تو دفعہ 25-A(2) کے تحت مناسب حکم کے بغیر ٹیکس کی رقم کی وصولی کے لیے اٹھائے گئے اقدامات غیر قانونی تھے۔ اور (ii) سابق ہندو غیر منقسم خاندان کی جانب سے واجب الادا ٹیکس کے بقایا جات کمپنی کے ملازمین کے طور پر ان کے ذریعہ حاصل کردہ معاوضے سے وصول نہیں کیے جاسکے۔ دونوں درخواست گزاروں کے حق میں شیشا چیلاپتی جسٹس نے ان درخواستوں کا فیصلہ سنایا اور آندھرا پردیش ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے اپیل میں اس فیصلے کی تصدیق کی۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ 30 جون 1952 کو دفعہ 25-A(1) کے تحت کئے گئے دعوے پر حکم کو "ایک واضح سابقہ عمل" دیا گیا تھا، اور انکم ٹیکس افسر "تقسیم کو تسلیم کرتے ہوئے اس حکم کو نافذ کرنے اور اس حکم کے نتائج کی پیروی کرنے کا پابند تھا"۔ ہائی کورٹ کے خیال میں درخواست گزاروں کو دفعہ 25-A(2) کے تحت تقسیم کے حکم پر اصرار کرنے کا حق حاصل تھا اور اس طرح کے حکم کے بغیر، ان کے خلاف دفعہ 25-A کی ذیلی دفعہ (2) کی شرط کے تحت ٹیکس

کی وصولی کی کارروائی شروع نہیں کی جاسکتی تھی۔ فننس سرٹیفکیٹ کے ساتھ، ان دونوں ایپلوں کو انکم ٹیکس آفیسر، کڈپانے ترجیح دی ہے۔

انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے تحت، جیسا کہ اصل میں کہا گیا تھا، ایک ہندو غیر منقسم خاندان کو دفعہ 3 کے تحت تشخیص کی اکائی کے طور پر سمجھا جاتا تھا، لیکن خاندان کے ارکان پر ٹیکس لگانے یا ٹیکس کی ذمہ داری کو نافذ کرنے کے لئے کوئی مشینری قائم نہیں کی گئی تھی، اگر تشخیص کے حکم سے پہلے خاندان تقسیم ہو گیا تھا۔ اس مشینری کی عدم موجودگی کو دفعہ 14(1) کی وجہ سے زیادہ شدت سے محسوس کیا گیا تھا، جس میں یہ اہتمام کیا گیا تھا کہ کسی بھی ٹیکس دہندہ کو کسی بھی رقم کے سلسلے میں ٹیکس ادا نہیں کرنا ہوگا جو اسے ہندو غیر منقسم خاندان کے رکن کی حیثیت سے ملی تھی۔ ایک ہندو غیر منقسم خاندان کو حاصل ہونے والی آمدنی کا اندازہ اس خاندان کے ارکان سے نہیں لگایا جاسکتا تھا، اگر تخمینہ لگانے کے وقت خاندان تقسیم تھا۔ واضح طور پر ایک خامی کو دور کرنے کے لئے، مقننہ نے ایک ہندو غیر منقسم خاندان کو حاصل ہونے والی ٹیکس آمدنی کی تشخیص اور ذمہ داری کے نفاذ کے لئے دفعہ A-25 کو شامل کیا، جو تشخیص کی تاریخ تک موجود نہیں تھا۔ لیکن نیا دفعہ قانون میں موجود خامیوں کو دور کرنے سے کہیں آگے چلا گیا جس کی وجہ سے ترمیم کی ضرورت پیش آئی۔ دفعہ A-25 انڈین انکم ٹیکس ترمیمی ایکٹ 3، سال 1928 کے تحت شامل کی گئی، مادی وقت میں بذیل پڑھا جاتا ہے:

(1) جہاں دفعہ 23 کے تحت تخمینہ لگاتے وقت کسی ہندو خاندان کے کسی رکن کی جانب سے یا اس کی طرف سے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ایسے خاندان کے ارکان کے درمیان تقسیم ہوئی ہے، انکم ٹیکس افسر اس میں ایسی جانچ کرے گا جس کے بارے میں وہ مناسب سمجھے، اور، اگر وہ اس بات سے مطمئن ہو کہ مشترکہ خاندان کی جائیداد کو مختلف ارکان یا ارکان کے گروہوں کے درمیان مخصوص حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے تو وہ اس سلسلے میں ایک حکم ریکارڈ کرے گا۔ بشرطیکہ اس طرح کا کوئی حکم اس وقت تک ریکارڈ نہیں کیا جائے گا جب تک کہ خاندان کے تمام افراد کو جانچ کا نوٹس نہیں دیا جاتا۔

(2) جہاں ایسا حکم جاری کیا گیا ہو، یا جہاں کوئی شخص کسی ایسے کاروبار، پیشے یا مشغلے میں کامیاب ہوا ہو جو پہلے کسی ہندو غیر منقسم خاندان کے ذریعے چلایا جاتا تھا، جس کی مشترکہ خاندانی جائیداد اس آخری دن یا اس کے بعد تقسیم کی گئی ہو، جس دن اس نے ایسا کاروبار، پیشہ یا مشغلہ انجام دیا ہو، انکم ٹیکس افسر مشترکہ خاندان کو یا اس کی طرف سے حاصل ہونے والی کل آمدنی کا تخمینہ لگائے گا۔ گویا کوئی تقسیم نہیں ہوئی ہے، اور ہر رکن یا ارکان کا گروہ، کسی بھی انکم ٹیکس کے علاوہ، جس کے لئے وہ الگ سے ذمہ دار ہو سکتا ہے اور دفعہ 15 کی ذیلی دفعہ (1) میں شامل کسی بھی چیز کے ساتھ نہیں ہے، اس آمدنی پر ٹیکس کے حصے کا ذمہ دار ہوگا جس کا تخمینہ اس کو مختص کردہ مشترکہ خاندانی جائیداد کے حصے کے مطابق کیا گیا ہے۔ اور انکم ٹیکس افسر دفعہ 23 کی دفعات کے مطابق مختلف ارکان اور ارکان کے گروہوں کا جائزہ لے گا:

بشرطیکہ وہ تمام ارکان اور ارکان کے گروہ جن کی مشترکہ خاندانی جائیداد تقسیم کی گئی ہے وہ مشترکہ طور پر اور مشترکہ خاندان کی طرف سے حاصل ہونے والی کل آمدنی پر ٹیکس کے لئے مشترکہ طور پر ذمہ دار ہوں گے۔

(3) جہاں کسی ہندو خاندان کے بارے میں ایسا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا ہے جسے اب تک غیر منقسم قرار دیا گیا ہے، تو ایسے خاندان کو اس ایکٹ کے مقاصد کے لئے، ایک ہندو غیر منقسم خاندان سمجھا جائے گا۔"

اس دفعہ میں دو بنیادی شقیں رکھی گئی ہیں: (i) ایک ہندو غیر منقسم خاندان جس پر ٹیکس کا تخمینہ لگایا گیا ہے، اسے ایکٹ کے مقاصد کے لئے سمجھا جائے گا، اسے غیر منقسم سمجھا جائے گا اور اس وجہ سے اس حیثیت میں ٹیکس عائد کیا جائے گا جب تک کہ ذیلی دفعہ (1) کے مطابق اس خاندان کی جائیداد کی تقسیم کے بارے میں کوئی حکم جاری نہ کیا جائے۔ اور (ii) اگر جائزہ لیتے وقت خاندان کے ارکان کی طرف سے یا ان کی طرف سے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ مشترکہ خاندان کی جائیداد کو ارکان یا ارکان کے گروہوں میں مخصوص حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، یعنی پوری جائیداد کی مکمل تقسیم کی گئی ہے، جس کے نتیجے میں جائیداد کی ظاہری تقسیم ہوتی ہے جتنی وہ بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے، انکم

ٹیکس افسر جانچ کرے گا، اور اگر وہ اس بات سے مطمئن ہو کہ تقسیم ہوئی ہے، تو وہ اس سلسلے میں ایک حکم ریکارڈ کرے گا۔ جہاں کوئی حکم جاری کیا گیا ہے، انکم ٹیکس افسر کو غیر منقسم خاندان کی طرف سے یا اس کی طرف سے حاصل ہونے والی کل آمدنی کا جائزہ لینا ہو گا جیسے کوئی تقسیم نہیں ہوئی ہو، اور اس کے بعد خاندان کو حاصل ہونے والی کل آمدنی پر انکم ٹیکس کی تخمینہ تقسیم کرے گا اور دفعہ 23 کی دفعات کے مطابق ہر رکن یا ارکان کے گروہ کا انکم ٹیکس میں شامل کر کے جائزہ لے گا جس کے لئے ایسا رکن یا ارکان کا گروہ الگ سے ذمہ دار ہو سکتا ہے، ٹیکس اس کو یا گروہ کو مختص کردہ غیر منقسم خاندانی جائیداد کے حصے کے تناسب سے۔ دفعہ 14 کے ذیلی دفعہ (1) میں کچھ بھی شامل ہونے کے باوجود یہ تقسیم اور تازہ تشخیص کام کرتی ہے۔ ذیلی دفعہ (2) کی شق ایک اہم کردار کو چھوڑ دیتی ہے۔ جبکہ مشترکہ خاندان کی آمدنی کے تخمینے کی صورت میں، ٹیکس کی ذمہ داری خاندان کے اثاثوں پر عائد کی جاتی ہے، جب تقسیم کے بعد ذیلی دفعہ (1) کے تحت ایک حکم ریکارڈ کیا جاتا ہے تو تمام ارکان اور ارکان کے گروہوں کو واضح طور پر مشترکہ طور پر اعلان کیا جاتا ہے اور مشترکہ خاندان کی طرف سے حاصل ہونے والی کل آمدنی پر ٹیکس کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ ذمہ داری جو اس وقت تک جب تک دفعہ A-25 (1) کے تحت کوئی حکم درج نہیں کیا گیا تھا، ہندو غیر منقسم خاندان کے اثاثوں تک محدود تھا، ذیلی دفعہ (2) کی شرط کی بنیاد پر جب حکم ریکارڈ کیا جاتا ہے تو رقم کے لئے ارکان کی ذاتی ذمہ داری میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ خاندان کی طرف سے واجب الادا ٹیکس۔

ذیلی دفعہ (1) کے تحت حکم صرف اسی صورت میں دیا جاسکتا ہے جب کچھ شرائط ایک دوسرے کے ساتھ موجود ہوں۔ زیر بحث خاندان کو اب تک غیر منقسم قرار دیا گیا ہو اور تخمینہ لگاتے وقت یہ دعویٰ کیا جائے کہ خاندانی جائیداد کی تقسیم مخصوص حصوں میں ارکان یا گروہوں کے درمیان کی گئی ہے۔ دفعہ A-25 کی ذیلی دفعہ (2) صرف اسی صورت میں نافذ ہوتی ہے جب دفعہ A-25 (1) کے تحت کوئی حکم دیا جاتا ہے اور اس کے برعکس نہیں۔ ذیلی دفعہ کے مطابق انکم ٹیکس افسر مشترکہ خاندان کے ذریعہ یا اس کی طرف سے حاصل ہونے والی کل آمدنی کا جائزہ لے گا اور ذیلی دفعہ (2) کے ذریعہ

فراہم کردہ طریقے سے اس کی تقسیم کرے گا جہاں ذیلی دفعہ (1) کے تحت حکم جاری کیا گیا ہے۔

اس لئے دفعہ A-25 کی اسکیم واضح ہے: ایک ہندو غیر منقسم خاندان جو اب تک اس کی آمدنی کے سلسلے میں جانچا جاتا تھا، اس کے ارکان کے درمیان جائیداد کی تقسیم کے باوجود اس حیثیت میں اس کا جائزہ لیا جاتا ہے گا۔ اگر تخمینہ لگانے کے وقت یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ تقسیم ہوئی ہے، تو انکم ٹیکس افسر کو خاندان کے تمام ارکان کو نوٹس دینے کے بعد جانچ کرنی چاہئے اور یہ حکم دینا چاہئے کہ خاندانی جائیداد کو مخصوص حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، اگر وہ اس سلسلے میں مطمئن ہے۔ انکم ٹیکس افسر کو قانون کے مطابق ہندو غیر منقسم خاندان کی آمدنی کا تخمینہ لگانا ہوتا ہے، جیسے کوئی تقسیم نہیں ہوئی ہو، اور پھر مجموعی ٹیکس کی ذمہ داری کو تقسیم کرنا اور ارکان یا ارکان کے گروہوں کی علیحدہ آمدنی پر ٹیکس میں اضافہ کرنا، ایسے ارکان یا ارکان کے گروہوں کو مختص مشترکہ خاندان کی جائیداد کے حصے کے تناسب سے ٹیکس کے تناسب سے کرنا اور اس کے تحت کرنا۔ دفعہ 23 اس کے مطابق ارکان کا جائزہ لیتا ہے۔ اگر تقسیم کو ریکارڈ کرنے کا کوئی دعویٰ نہیں کیا جاتا ہے، یا اگر کوئی دعویٰ کیا جاتا ہے اور اس کی اجازت نہیں دی جاتی ہے یا انکم ٹیکس افسر کے ذریعہ اس دعوے پر غور نہیں کیا جاتا ہے، تو ہندو غیر منقسم خاندان کا اندازہ اس طرح کیا جاتا ہے گا جیسے ہندو غیر منقسم خاندان نے آمدنی حاصل کی ہے اور اس کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

کئے گئے دعوے پر حکم دینے میں ناکامی انکم ٹیکس افسر کے دائرہ اختیار کو متاثر نہیں کرتی ہے کہ وہ ہندو خاندان کا جائزہ لے، جسے اب تک غیر منقسم قرار دیا گیا تھا۔ انکم ٹیکس افسر تقسیم کے باوجود ہندو خاندان کی آمدنی کا جائزہ لے سکتا ہے، اگر اس سلسلے میں اس کے پاس کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا ہے یا اگر وہ اس دعوے کی سچائی سے مطمئن نہیں ہے کہ مشترکہ خاندان کی جائیداد کو مخصوص حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، یا اگر کسی غلطی یا لاپرواہی کی وجہ سے وہ دعوے کو نمٹانے میں ناکام رہتا ہے۔ ان تمام معاملوں میں خاندان کی آمدنی کا تخمینہ لگانے کا ان کا دائرہ اختیار غیر منقسم رہتا ہے، کیونکہ ٹیکس کا



تخمینہ لگانے کا طریقہ کار قانونی ہے۔ تشخیص میں کسی بھی غلطی یا بے قاعدگی کو صرف قانون کے ذریعہ پیش کردہ طریقے سے درست کیا جاسکتا ہے، اور تشخیص کو ضمانتی طور پر چیلنج نہیں کیا جاسکتا ہے۔

موجودہ معاملے میں بلاشبہ تخمینہ لگاتے وقت یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ خاندان کی جائیداد تقسیم کی گئی تھی۔ تخمینہ لگانے سے پہلے اس دعوے کو نمٹایا نہیں گیا، اور انکم ٹیکس افسر نے خاندان کی آمدنی کا اندازہ اس طرح لگایا جیسے خاندان کی جائیداد کی تقسیم ہی نہیں ہوئی ہو۔ یہ سچ ہے کہ 30 جون 1952 کے حکم کے ذریعہ انکم ٹیکس افسر نے کہا تھا کہ خاندان کی جائیداد 2 نومبر 1946 کو تقسیم کی گئی تھی۔ لیکن اس قانون میں ایسی کوئی مشینری نہیں ہے جو انکم ٹیکس افسر کو کسی ہندو غیر منقسم خاندان کا جائزہ دوبارہ شروع کرنے کا اختیار دے، جس کا انحصار اس کے ذریعے کیے گئے حکم دفعہ 25-A(1) پر ہوتا ہے۔ موجودہ معاملے میں ایپیلیں دائر کی گئی تھیں اور یہ عام بنیاد ہے کہ انکم ٹیکس افسر کے ذریعہ اپنائے گئے طریقہ کار کی باقاعدگی یا قانونی حیثیت پر کوئی اعتراض نہیں اٹھایا گیا تھا۔ جانچ کی کارروائی کو انکم ٹیکس ایپلٹ ٹریبونل میں لے جایا گیا اور تشخیص کے احکامات کی تصدیق کی گئی۔ اس کے بعد انکم ٹیکس افسر کے لیے یہ کھلا نہیں تھا کہ وہ تقسیم کے ریکارڈ کردہ حکم پر بھروسہ کرتے ہوئے تشخیص کے احکامات کو دوبارہ کھولیں اور انکم ٹیکس ایپلٹ ٹریبونل کی مہر کے تحت حتمی بن جانے والے احکامات کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں۔ ہائی کورٹ نے ہمارے فیصلے میں یہ کہتے ہوئے غلطی کی تھی کہ جانچ کا کوئی حکم جو حتمی ہو چکا ہے، انکم ٹیکس افسر کو دفعہ 25-A(2) کے تحت دوبارہ کھولنا ہوگا، جب اس کی طرف سے تشخیص کے حکم کے بعد دفعہ 25-A(1) کے تحت کوئی حکم جاری کیا جاتا ہے۔

لیکن انکم ٹیکس افسر کی طرف سے دائر کی گئی ایپیلیں پھر بھی ناکام ہونی چاہئیں۔ جس تاریخ کو تخمینہ لگانے کا حکم دیا گیا تھا اس کے بعد کی تقسیم کو ریکارڈ کرنے والے حکم کو مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر نظر انداز کیا جانا چاہئے اور ٹیکس اس طرح لگایا جانا چاہئے جیسے ایسا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا۔ تاہم اس اقدام کا اثر یہ ہے کہ دفعہ 25-A(1) کے

تحت حکم کی عدم موجودگی اور ذیلی دفعہ (2) کے تحت نتیجہ خیز کارروائی کی صورت میں ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری ہندو غیر منقسم خاندان کی جائیداد پر عائد ہونی چاہیے: اسے ذاتی طور پر خاندان کے ارکان کے خلاف نافذ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ انکم ٹیکس افسر نے دفعہ 46(5) کا سہارا لیتے ہوئے تھمیا اور وینکٹنار سو کے ذریعہ کرشنا سبیسٹوس اینڈ بیرٹس (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے ملازمین کے طور پر حاصل کردہ معاوضے کو منسلک کرنے کی مانگ کی ہے۔ جب تک ہندو غیر منقسم خاندان کی آمدنی کا تخمینہ لگایا جاتا ہے، ٹیکس کو پورا کرنے کی ذمہ داری خاندان کی جائیداد تک محدود ہونی چاہیے: تقسیم کا حکم ریکارڈ ہونے اور دفعہ A-25 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت تخمینہ لگایا جاتا ہے لیکن اس وقت تک نہیں، اس ذیلی دفعہ کی شرط کام کرے گی۔

سالیسیٹر جنرل نے دلیل دی کہ ذیلی دفعہ (2) کا دوسرا پیرا گراف جو ایک شرط کی شکل میں ہے، دراصل ایک ٹھوس شق ہے جس میں خاندان کے تمام ارکان کے خلاف مشترکہ خاندان کے ذریعہ یا اس کی طرف سے حاصل ہونے والی کل آمدنی پر ٹیکس کے لئے مشترکہ اور متعدد ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ متقنہ کا ارادہ ہے کہ ہندو غیر منقسم خاندان کی آمدنی کے سلسلے میں، تقسیم کے نفاذ کے بعد، چاہے تقسیم ذیلی دفعہ (1) کے تحت درج کی گئی ہو یا نہیں، خاندان کے تمام ارکان مشترکہ طور پر اور خاندان کی طرف سے حاصل کردہ کل آمدنی پر ٹیکس کے لئے ذمہ دار ہوں گے۔ لیکن اس شرط کو کتنا ہی پڑھ لیا جائے اس کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ اس دفعہ کی اسکیم یہ ہے کہ جب تک ہندو غیر منقسم خاندان کا جائزہ لیا جاتا ہے، ٹیکس کی ادائیگی کی ذمہ داری خاندان کی جائیداد پر ہوتی ہے نہ کہ ذاتی طور پر ارکان پر۔ جہاں خاندان کی جائیداد کی تقسیم کا حکم درج کیا جاتا ہے تو ارکان کی ذمہ داری کو ذیلی دفعہ میں بیان کردہ طریقے سے تقسیم کرنا پڑتا ہے، لیکن ٹیکس کی ذمہ داری کی تقسیم کے بعد تشخیص کے واقعات میں سے ایک یہ ہے کہ خاندان کے ارکان مشترکہ طور پر اور متعدد طور پر ذمہ دار ہیں۔ خاندان کے خلاف ٹیکس کی پوری رقم کا تخمینہ لگایا گیا۔

موجودہ معاملے میں انکم ٹیکس افسر کی طرف سے پانچ سال کے بارے میں تخمینہ لگانے کے وقت کوئی حکم درج نہیں کیا گیا تھا، اور اس لئے ذیلی دفعہ (2) کی شرط کے تحت خاندان کے ارکان کی کوئی ذاتی ذمہ داری پیدا نہیں ہوئی تھی۔ انکم ٹیکس افسر تھمیا اور وینکٹنار سو کے ہاتھوں میں وہ جائیداد نہیں پہنچانا چاہتا جو کبھی ہندو غیر منقسم خاندان کی ملکیت ہوا کرتی تھی۔ وہ دونوں جواب دہندگان کی ذاتی آمدنی تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ انکم ٹیکس افسر صرف اسی صورت میں کر سکتا ہے جب ذیلی دفعہ (2) کی شرط کے تحت ان کے خلاف ذاتی ذمہ داری پیدا ہو۔ تاہم، ذیلی دفعہ (1) کے تحت حکم کی عدم موجودگی میں، ہندو غیر منقسم خاندان کے ارکان کے خلاف ایسی ذمہ داری پیدا نہیں ہوتی ہے، بھلے ہی خاندان میں خلل پڑے۔

لہذا ہمارا ماننا ہے کہ ہائی کورٹ کی جانب سے جن وجوہات کا ذکر کیا گیا ہے ان کی وجہ سے نہیں کہ تشخیص کے احکامات سے پہلے ایسا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا تھا جس میں یہ درج ہو کہ خاندان کی جائیداد ارکان میں تقسیم کی گئی ہے، اس لیے دونوں جواب دہندگان ذاتی طور پر مشترکہ خاندان کی جانب سے واجب الادا ٹیکس کو پورا کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اس معاملے کے حالات میں انکم ٹیکس حکام کا طریقہ یہ تھا کہ اگر ہندو غیر منقسم خاندان کی کوئی جائیداد ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ ظاہر ہے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

لہذا ہائی کورٹ کے حکم کی تصدیق کی جانی چاہیے اور ان اپیلوں کو معاوضے کے ساتھ خارج کیا جانا چاہیے۔ سماعت کی ایک فیس ہوگی۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔